"مولود رسول" کے متعلق

(از جناب فاضل مولانا ابو یحییٰ امام خاں صاحب مؤلف تراجم علماء حدیث ہند)

(مضمون نگار) راقم نے یہ مضمون ایک مقامی ضرورت کے لئے لکھا تھا جب وہاں کام میں نہ آسکا تو بادنیٰ تغیر "محدث" کے لئے بنا دیا۔ اس میں یہ امر قابل افسوس ہے کہ مسودہ کے آخری دو ورق بھی گم ہوگئے۔ سو میرے جیسے بے سروسامان کے لئے کسی متاع کی گم گشتگی تعجب انگیز نہیں بلکہ عادت اور عمر بھر کی عادت۔ اسی لئے آخر میں ناتمام لکھنا پڑا۔ فقط

جس طرح کل تک ایک دنیا شدت گرما سے جہنم زار بن چکی تھی۔ گرمی سے بچنے کے لئے ہر ذی روح سر چھپاتا پھرتا تھا زمین جہنم کدہ اور آسمان آتش بار بن چکا تھا۔ حتیٰ کہ فضا تک اِن گرم اور تند لوؤں سے خانہ خراب ہوچکی تھی۔ بعینہٖ اسی طرح آج سے ۱۳½ سو سال پہلے تمام سطح ارضی انسانی بدکرداریوں سے ملوث تھی۔ نیکیوں کے نشانات مٹ چکے تھے۔ چپہ چپہ پر بداعمالیوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ کفر و شرک کی تند ہواؤں نے جہنم کو غضب ناک بنا رکھا تھا۔ بدکرداری عصمتوں پر غالب تھی فحاشی و سبابی شرافت و تہذیب پر مسلط تھی۔ موانست و مودّت بغض و عناد سے لرزاں تھی یعنی تمام عالم ایک سرے سے اضطراب و خلفشار بن چکا تھا۔ معصیتوں اور بدکرداریوں کی یہ یلغار پانچسو سال تک ربع مسکوں پر مصروف ترک و تاز رہی۔ یعنی از صعود سیدنا عیسیٰ بن مریم تا بہ بعثت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور جس طرح آج لوؤں کے گرم تھپیڑے روح پرور ہواؤں کی صورت میں راحتِ جان ہو رہے ہیں۔ آسمان کی آتش ریزی ابر دریا بار سے بدل کر لطفِ زیست دوبالا کر رہی ہے قدم قدم پر خاک و خاشاک کی جگہ فرش زمردین دعوتِ خرام دے رہا ہے۔ اسی طرح روحانیت کی اس بربادی کے زمانہ میں جب کہ دنیا کا قیام بھی معرض خطر میں تھا۔ کرۂ ارض کے وسط میں وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔ (پ۲۵ شوریٰ ع۲) اور ہم نے تیری طرف عربی زبان میں قرآن بذریعہ وحی بھیجا تھا کہ تو اہل مکہ اور اس کے تمام اطراف کو (قیامت سے) ڈرائے۔ ایک فریق جنت میں ہوگا تو دوسری ٹولی جہنم میں جائیگی۔

ابن آدم میں سے ایک منتخبہ روزگار ہستی کو "رحمۃ للعالمین" کا سراپا پہنایا گیا۔ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے صرف اسی کے بدن پر موزوں آسکتا تھا۔ جس کی موزونیت کی سج دھج دیکھکر خالق حقیقی نے اسے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔ (پ۲۲ سبا ع۹) ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنا دیا، لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے۔ ان سب پر یہ اعزاز ارزانی ہوا کہ اب حلینۃ الانبیا میں کوئی دوسرا ظاہر نہیں ہوسکتا۔ وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (پ۲۲ احزاب ع۱۵) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ خدا کے رسول اور سلسلہ نبوت کا تتمہ ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ ہر شے کا جاننے والا ہے)

روحانیت کا یہ ابرِ رحمت مکہ سے اُٹھا۔ اور تمام عالم پر چھا گیا۔ تشنگانِ حجاز اُس سے سیراب ہوئے۔ عجم کی پیاس اُس سے بجھی۔ ایران کے آتش کدے اس کی برکت سے منبع آب شیریں بن گئے۔ ہندوستان پر اس ابرِ رحمت بار کی گھٹائیں اس زور سے برسیں کہ گنگ جمن کے دھاروں کا رخ پریاگ و کاشی سے ہٹ کر حجاز کی طرف ہو گیا۔ یعنی

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اُٹھی — پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
کڑک اور دمک دربدر اس کی پہونچی — جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

صدق اللہ تعالیٰ۔ ۔ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ (پ شوریٰ ۴۶) جس نے لاکھوں ناامیدیوں کے بعد مینہ برسائے اپنی رحمتیں تمام عالم میں پھیلائیں وہی مددگار لائق حمد و تعریف ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول آخر الزماں کی عزت بخشی تو ساتھ ہی عادی بت پرستوں کی آبائی عادتوں کو ملحوظ فرماتے ہوئے رسول کے بشر ہونے کا تذکرہ بھی فرما دیا یعنی قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (پ ۱۶ کہف ۲۶) (اے رسول خدا) کہدے اکہ میں تمہاری طرح ہی ایک انسان ہوں (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے۔ تمہارا خدا ایک ہی ہے (نہ کہ میں بھی خدا ہوں) جو شخص اپنے رب کی رضا کا طلبگار ہے۔ اُسے نیک عمل کرنے چاہئیں۔ اور اپنے رب کی بندگی میں کسی اور کو شریک نہ بنائے۔

اس آیت کے مطالب کسقدر صاف ہیں کہ (۱) رسول بشر ہے اور (۲) عبادت کے قابل صرف خدا ہے مگر طریق جاہلیت پر چلنے والے نام کے ملاؤں نے رسولؐ کی بشریت سے انکار کیا۔ اور کہا کہ نہیں صاحب خود احد ہی میم کا نقاب اوڑھکر رسول بن بیٹھا۔ پھر تعجب ہے کہ اس آیت میں وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ کیوں آیا؟ رسول کیا اپنی ہی عبادت کرتے ؟۔

ایک اور آیت سنئے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ (پ آل عمران ۱۴) محمدؐ صرف رسول ہے (یعنی خدا نہیں) اس سے پہلے کئی رسول گذر گئے۔ کیا اگر محمدؐ مر جائے (یعنی مات) یا کوئی اسے قتل کردے تو تم دین ہی سے پھر جاؤ گے۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم سراسر نقصان میں رہو گے) فرمایئے "ما محمد الا رسول" سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہونا بھی ثابت ہے یا صرف رسول ہونا ہی اور فان مات اور قتل سے کیا مفہوم ایک ہی ہے ؟۔

اور آیت سنئے۔ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ (پ ۲۳ زمر ۱۶) اے رسول تو بھی مرجانے والا ہے اور یہ بھی مرجانے والے ہیں۔ تو کیا اگر آنحضرت خدا تھے تو خدا کو بھی موت آجائیگی جو آپ احد و احمد میں میم کا پردہ بتلاتے ہیں۔

ایک اور آیت میں فرمایا۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ (پ ۱۵ بنی اسرائیل) "پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو شب کے وقت مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی" اگر آپ کا دعویٰ سچا ہے تو کیا اللہ ہی نے اللہ کو سیر کرائی پھر تو دو خدا ہو گئے۔ ایک خدا سیر کرانے والا دوسرا سیر کرنے والا۔ پھر یہ

کیوں فرمایا کہ قُلْ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا "اگر چند خدا ہوتے تو فساد برپا ہوتا" پھر اسکے کیا معنی ہوئے۔
ایک اور آیت سنئے۔ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (پ فرقان ع ۱)
وہ ذات کسقدر بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن نازل فرمایا" مگر آج ہمارے مولوی کہتے ہیں کہ خدا خود ہی محمد بن کر آگیا۔ پھر خداوند عالم نے قرآن کس پر اتارا۔ (پ. قصص)
ایک اور آیت سنئے۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ
" تو جسکو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا (بلکہ) خدائے تعالیٰ جسکو چاہے ہدایت یاب فرما سکتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو جانتا ہے (مگر تو نہیں جانتا)" اگر خدا اور رسول دونوں ایک ہیں تو پھر یہ تفریق کیوں ہے۔ کہ تو چاہے تو ایسا نہیں ہو سکتا اور خدا چاہے تو ہو سکتا ہے۔ اور خدا ہی ہدایت پانے والے کو جانتا ہے (تو نہیں جانتا)۔
مسئلہ:۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عوام کا جو عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ رسولوں اور ولیوں کی درخواست نامنظور نہیں کرتا بالکل غلط ہے۔
اور آپ کو معلوم ہے کہ اس آیت کا سبب نزول کیا ہے؟ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (حقیقی) چچا جن کا نام ابوطالب تھا۔ ان کے ایمان لانے کے لئے آنحضرتؐ ان کی موت تک خواہاں رہے مگر ابوطالب مرتے دم تک ایمان نہ لائے اس پر پروردگار نے یہ آیت بھیجی کہ "إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (پ قصص ۹۶) آپ جس کو چاہیں راہ یاب کردیں یہ ضرور نہیں ہاں اللہ جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگادے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون راہ پانے والے ہیں" اسی طرح ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کو ہر ایک معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش محبوب نہیں۔ چنانچہ ترمذی وغیرہ میں مروی کہ ایک دن قریش کے سردار دربار نبوی میں حاضر تھے۔ اور آپ ان کو اسلام کی خوبیاں اس امید پر سمجھا رہے تھے کہ یہ اسلام قبول کرلیں تو دین الٰہی کو بڑی تقویت پہنچیگی۔ اسی درمیان میں عبداللہ بن ام مکتومؓ (نابینا) بھی آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ علمنی مما علمك الله اے اللہ کے رسول جو باتیں اللہ نے آپ کو بتائی ہیں ان میں سے کچھ مجھے سکھا دیجئے انکی طرف سے اس کا بار بار مشتاقانہ انداز میں اصرار ہوتا رہا مگر سرداران قریش کے اسلام کی خواہش کی بنا پر آپ نے ابن ام مکتوم کی طرف توجہ نہ کی بلکہ کسی حد تک آپ کو یہ قطع کلام ناگوار بھی ہوا۔ چنانچہ سورہ عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ کی آیتیں نازل ہوئیں۔ اور آنحضرت کو تنبیہ کی گئی کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ اس کے بعد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم کی بڑی عزت کرتے اور فرماتے یہ وہی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خفگی فرمائی۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک امر میں اپنے رسول کی موافقت نہیں کرتا۔
بلکہ واقعہ یہ ہے کہ رسالت اللہ رب العالمین کی دین ہے۔ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ (پ بقرہ ۱۳) یعنی خدائے تعالیٰ جسکو چاہے اپنی رحمت سے سرفراز کرے"۔ اور اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ (پ انعام ع ۱۵) خداوند عالم خوب جانتا ہے جس کو نبوت و دیعت فرماتا ہے"۔ اس بارے میں یہ آیتیں بھی قابل غور ہیں۔

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی (پ۳۰ والضحیٰ) ترجمہ از شاہ صاحب دہلوی۔ اور پایا تجھکو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی اور پایا تجھکو فقیر پس غنی کیا۔" اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کہنے والے اور بتلانے والے جاہلوں کے لئے یہ آیت بھی قابل غور ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (زخرف) ترجمہ از شاہ صاحب دہلوی۔" اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان، پر ہم نے رکھی ہے یہ روشنی اس سے راہ دیتے ہیں جس کو چاہیں اپنے بندوں میں، اور تو البتہ سوجھاتا ہے سیدھی راہ۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نزول رسالت سے قبل کتاب وایمان دونوں سے ناآشنا تھے (وَمَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ) (۲) آنحضرت عبد تھے۔ (من عبادنا)

یہ آیت بھی سامنے رکھئے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۔ وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا اَیَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (بقر) ترجمہ جس بشر کو خدائے تعالیٰ کتاب اور حکومت ونبوت عطا کرتا ہے اسکو شایاں نہیں کہ وہ امتوں کو خدا کی عبادت سے ہٹا کر اپنی پوجا پر لگائے بلکہ (نبی بشر) تو یہ حکم دیتا ہے کہ اے لوگو رب والے بن جاؤ۔ جیسا کہ تم میری لائی ہوئی کتاب سے سنتے اور پڑھتے ہو مگر وہ بشر نبی یہ حکم نہیں دیتا کہ لوگو! تم فرشتوں اور نبیوں کو خدا بنا لو وہ تمہارے مسلم ہونے کے بعد تمہیں کفر کا حکم دے ہی کیسے سکتا ہے۔"

جو لوگ خدا کو محمدؐ بتاتے ہیں جواب دیں کہ اس آیت کے مطابق نبی بشر تھے یا نہیں اور انھوں نے فرشتوں اور نبیوں کی عبادت کی پوجا کی بجائے رب واحد کی بندگی کے لئے ہدایت کیوں فرمائی اور فرشتوں اور نبیوں کی پوجا کو کفر سے کیوں تعبیر فرمایا ان آیات پر بھی غور فرمائیے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (معارج) واقعی قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ہے۔ نہ کسی شاعر کی تک بندی ہے۔ مگر تم پورا ایمان نہیں لاتے۔ اور قرآن کسی جوتشی کی خیالی کہانی بھی نہیں۔ مگر تم تو غور ہی معمولی سا کرتے ہو۔ (ارے یہ قرآن تو) سارے جہان کے رب کا نازل کردہ ہے)" مسلمانو! ان آیات کے بعد کی آیتیں سنئے اور خدا و رسول کو ایک بتانے والوں کے بہتان اور کج فہمی پر ماتم کیجئے۔ فرمایا کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۔ اگر رسولؐ ہم پر (خدا تعالیٰ پر) کوئی جھوٹی بات گھڑ لاتا تو کیا ہوتا!!!

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ (معارج) ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ ہم اس کی گردن اڑا دیتے اور تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس سے نہ روک سکتا۔

قابل غور ہے کہ رسول بھی اگر خدا تعالیٰ پر کوئی بہتان باندھتا۔ تو اس کی بھی گردن اڑا دی جاتی۔ تو کیا اگر خدا و رسول ایک

ہی ہیں۔ توخدا اپنی ہی گردن اڑا دیتا؟

(اللہ اکبر کبیرا و اسبح کثیرا) کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ یہ کتنا بڑا بول ہے جو ان کی ناپاک زبانوں سے ٹپکتا ہے یہ تو سراسر افترا باندھتے ہیں اللہ رب العالمین پر مگر آجکل کے ملانے رسول کو خدا بنانے میں شرم نہیں کرتے۔ قرآن کریم کی یہ آیتیں جن میں آنحضرت کو "بشر" "عبد من عبادنا" وغیرہ مکرر درمکرر فرمایا گیا ہے۔ اور جن میں سے بعض اوپر نقل ہو چکی ہیں۔ آخر ان کو کیا کیجئے گا۔ پس لے مسلمانو! اس پر عمل کیجئے۔ کہ ھٰذا کتٰبٌ انزلنٰہ مبارک فاتبعوہ واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۰ (پ۸ انعام ۶) یہ کتاب برکتیں لے کر آئی۔ اس کی پیروی کرو، اور خدا تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم رحمت کے حق دار بن سکو۔ معلوم ہوا کہ اس کتاب (قرآن) میں خدا تعالیٰ ہر ایک فرشتے یا رسول وا اپنی عبادت تک میں شریک ہونے سے منع فرماتا ہے۔

مگر بعض مولوی مولویوں کی قرآن فہمی کا یہ حال ہے کہ مولود میں فرماتے ہیں کہ "قیام مولود میں یہ تعظیم رسول کی نہیں بلکہ خدا کی ہے۔ کیونکہ خدا تنزل کر کے محمدؐ کی صورت بن آیا۔ تعالی اللہ عما یصفون۔ الآیۃ۔ یہ (مُلّانے) خدا تعالیٰ کی جو صفت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُس سے بلند ہے اغور تو فرمائیے وما محمد الا رسول (آل عمران) محمد صرف اللہ کا رسول ہے" کے کیا معنے ہیں۔ یہ مولوی لوگ اگر قرآن سمجھنے سے عاجز ہیں تو اس میں ٹانگ اڑانے کی کیا مصیبت ہے۔

اسی طرح مولوی مولوی قیام مولود کا استدلال اس آیت سے کرتے ہیں کہ۔ واذکروا اللہ قیاما وقعودا۔ ترجمہ اللہ کا ذکر کھڑے ہو کر چاہے بیٹھ کر کرو) معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ قرآن صرف ناظرہ پڑھتے ہیں۔ اگر ترجمہ تک پڑھتے تو اس لغویت میں ہرگز نہ پڑتے۔ جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بنفسہ یہ شعار تھا کہ شب کے وقت جب آنحضرت کی آنکھ کھلتی تو آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیتیں پڑھتے اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ تا بآخر (حدیث) خر رسول اللہ جب خود ان آیات کی تلاوت فرماتے تو کیا اسوقت آپ خود کو خدا سمجھتے تھے؟

آیئے اب ذرا مسئلہ قیام مولود یا قیام للرسول پر غور کیجئے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم متن ہے اور رسول رب العلمین کے اقوال و افعال قرآن کی تفسیر ہیں جن کا نام حدیث ہے۔ حدیثوں میں قیام للرسولؐ کے خلاف کیا احکام ملتے ہیں۔

یہ ہیں صحابی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راؤہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیۃ لذلک (ترمذی) ترجمہ اصحاب کے نزدیک رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی دوسرا نہ تھا۔ مگر وہ بھی جب آنحضرت کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے اس لئے کہ رسول اللہ ہی اس کو ناپسند فرماتے" پس جب زندگی میں رسول خدا اپنے لئے قیام ناپسند فرماتے۔ تو ذکر مولود (جس میں آپ کی روح کا تشریف لانا صرف نقش خیالی ہے) میں قیام کرنا کتنی لغویت ہے۔

ایک اور حدیث سنئے ابو امامہؓ صحابی فرماتے ہیں کہ۔ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضہ بعضا (ابوداود) ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم